© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب الم مظفر نگری

لئے چہرے پہ زلفیں جب وہ لالہ فام آئے گا
نہ صبح آئے گی پھر اور نہ وقتِ شام آئے گا

وہی لے کر متاعِ لذتِ بے نام آئے گا
جو دیوانہ کہ اُن کی بزم سے ناکام آئے گا

مدد کو کون وقتِ گردشِ ایام آئے گا
جو کام آیا بھی تو کچھ یہ دلِ ناکام آئے گا

یہ کیوں محفوظ رکھوں میں اسے آغوشِ مژگاں میں
کسی دن یہ سرشکِ غم بہت کچھ کام آئے گا

بدل دے گا جو دم بھر میں نظامِ بادہ آشامی
کوئی ایسا بھی ساقی تشنہ کامِ جام آئے گا

گلستاں میکدہ بن جائے گا اب کی بہاروں میں
سرِ شاخِ چمن ہر پھول بن کر جام آئے گا

محبت میں زلیخا اور ایسا عزمِ بے معنیٰ
نہ یہ سمجھی وفائے عشق پر الزام آئے گا

مصیبت آشنا ہوں میں ازل سے اے چمن والو
مجھے آرام آیا بھی تو زیرِ دام آئے گا

نہیں امید اور آگے بڑھے یہ دورِ مے ساقی
جو آیا بھی تو مجھ تک دورِ دُردِ جام آئے گا

یہ آواز آ رہی ہے اے مسافر حدِ منزل سے
سرِ منزل نہ کوئی طالبِ آرام آئے گا

کبھی جس نے کلیمِ دشتِ ایمن کو نوازا تھا
وہی جلوہ کسی دن پھر لبِ ہر بام آئے گا

سنبھل کر زندگی کی منزلوں میں رکھ قدم غافل
ترے آگے ہر اک آغاز کا انجام آئے گا

ہے جس کی گرمیٔ پرواز آب و دانہ کی خاطر
وہی مرغِ چمن صیاد زیرِ دام آئے گا

وہی ساعت ورودِ حشر کی ہوگی حقیقت میں
لبِ خاموشِ ہستی پہ جب اُن کا نام آئے گا

الم ہے گوش بر آوازِ دشتِ غم کا ہر ذرہ
یقیں ہے آج پھر اُن کا کوئی پیغام آئے گا

© rasailojaraid.com